مجلس انصار اللہ بھارت کا ترجمان

اَنصَارُ اللّٰہ

ماہنامہ قادیان

جلد23 شمارہ05

مئی/2025

خلافت
ایک وعدہ ہے پیشگوئی نہیں!

اخلاص ہے
دستورِ غلامانِ خلافت

خلافت راشدہ میں
مسلمانوں کی شان وشوکت

مدیر: حافظ سید رسول نیاز / اعزازی مدیر: ایچ۔ شمس الدین

www.ansarullahbharat.in

مجلس انصاراللہ بھارت کا ترجمان

ماہنامہ

اَنصارُاللّٰہ

قادیان

جلد : 23
شمارہ : 05

مئی 2025ء
ہجرت 1404 ہجری شمسی

نگران: عطاءالمجیب لون (صدر مجلس انصاراللہ بھارت)

مدیر: حافظ سید رسول نیاز

اعزازی مدیر: ایچ شمس الدین

صفحہ	سرخیاں		نمبر شمار
2	دیوانوں کی فہرست میں اک نام بڑھا دے	اداریہ	1
3	خلافت: ایک وعدہ ہے پیشگوئی نہیں!	درس القرآن	2
5	خلافت کا نظام نبوت کا حصہ اور تتمہ ہے	درس الحدیث	3
7	خلافت: خداتعالیٰ کی اپنی قدیم سنت	ملفوظات	4
9	فرمودات حضور انور ایداللہ : ہمارا ایمان ہے کہ خلیفہ خداتعالیٰ خود بناتا ہے		5
11	ازمکتوبات احمد: کیوں اور کس طرح؟...جس طرح ایک قطرہ نطفہ سے انسان کو پیدا کیا!		6
12	مبلّغین کی ذمّہ داری : خداتعالیٰ کی نظر میں خلیفۂ وقت کے نائب قرار پائیں!		7
13	اخلاص ہے دستور غلامانِ خلافت : خلفاءعظام کے دلکش اور دلربا واقعات		8
16	یادوں کے دریچے : احترام خلافت کا ایک انمول واقعہ		9
17	یہ ہیں خلافت کے سُلطان نصیر!		10
19	تازہ ارشادات : حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز		11
21	یَابُنَیَّ! : اپنے نفس پر بھی بھروسہ کرنا کفر ہی نہیں بلکہ شرک ہے!		12
22	خلافت راشدہ میں مسلمانوں کی شان وشوکت		13
25	صحت نامہ : دانتوں کی حفاظت		14
27	نظم : خلافت ہی سے شانِ مؤمنیں ہے!		15
28	معلوماتِ عامہ : Pace Maker		16
29	اخبار مجالس		17

مجلس ادارت

وسیم احمد عظیم
سید کلیم احمد تیماپوری
آر۔محمود احمد عبداللہ
محمد ابراہیم سرور
مسرور احمد لون

مینیجر:
عزیز احمد ناصر

Majlis Ansarullah Bharat
Aiwan-e Ansar,
P.O.Qadian 143516
Gurdaspur-Dt.
Punjab, INDIA
Mob : 9946021252
Email:
ansarullah@qadian.in
WEB LINK
https://www.ansarullahbharat.in/Publications/

سالانہ بدل اشتراک

بھارت:-/250 روپے۔

بیرون ہند:-/50 ڈالر۔

شعیب احمد ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر انصاراللہ بھارت قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر مجلس انصاراللہ بھارت

اَنصَارُاللّٰہ
ذوالقعدہ-ذوالحجہ 1446ھ
مئی/2025ء/ہجرت 1404 ہش

اداریہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
نحمدہ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھوالنــــــــــــــــــــــــــاصر

دیوانوں کی فہرست میں اک نام بڑھا دے!

خلافت دراصل اللہ تعالیٰ کی طرف سے مومنین اور نیک اعمال بجالانے والوں کے حق میں ایک نعمت عظمٰی ہے۔ چونکہ یہ وعدہ خود خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے، اس لیے وہی اسے پورا کرنے والا بھی ہے۔ انبیاء کی تاریخ گواہ ہے کہ خلافت دراصل نبوت کے تتمہ میں خدا تعالیٰ کی ایک دائمی سنت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر دور میں انبیاء کے مشن کو خلفائے کرام کے ذریعہ ہی جاری و ساری رکھتا ہے، اور یوں اس کا نور پوری دنیا میں پھیلتا چلا جاتا ہے۔ خلفائے راشدین انہی امور کی انجام دہی کرتے ہیں جو انبیاء نے شروع کیے تھے، یعنی تلاوتِ آیات، تزکیہ نفس، اور کتاب وحکمت کی تعلیم (سورۃ الجمعہ: آیت 3)۔

یہ بات بھی ایک واضح حقیقت ہے کہ قیادت، فہم وفراست، اور روحانی بصیرت جیسی غیر معمولی صفات خلفائے کرام کا خاصہ ہوتی ہیں۔ ان کے نورانی چہروں سے نہ صرف اہل ایمان فیض یاب ہوتے ہیں بلکہ دشمن پر بھی ان کا رعب ودبدبہ غالب آجاتا ہے۔

خلافت وہ قدرتِ ثانیہ ہے جسے قرآن مجید میں حَبۡلُ اللّٰہ یعنی اللہ کی رسی کہا گیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آخری زمانے میں خلافت سے وابستہ رہنے کی خاص ہدایت فرمائی ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں: فَاِنۡ رَأَیۡتَ یَوۡمَئِذٍ خَلِیۡفَةَ اللّٰہِ فِی الۡأَرۡضِ فَالۡزَمۡہُ وَاِنۡ نَہَكَ جِسۡمَكَ وَأَخَذَ مَالَكَ یعنی جب تم زمین پر اللہ کے خلیفہ کو دیکھو تو اس سے چمٹے رہو، چاہے تمہارا جسم زخمی ہو جائے یا تمہارا مال چھین لیا جائے (مسند احمد)۔ کیونکہ نجات اب اسی کشتی میں سوار ہونے سے ہی وابستہ ہے جس کے ناخدا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا خلیفہ ہے۔ آج خلافتِ احمدیہ کی روز افزوں ترقی اور عالمی سطح پر اس کا فروغ ہر فرد بشر کو کہہ رہا ہے کہ:۔

اے عقلِ رسا اور تیرا اب نہیں کچھ کام
دیوانوں کی فہرست میں اک نام بڑھا دے (کلام مختار)

(ایچ۔ شمس الدین)

یومِ خلافت

حضرت امیر المؤمنین
خلیفۃ المسیح الخامس
ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرماتے ہیں:

’’...27رمئی... جیسا کہ ہر احمدی جانتا ہے اس دن جماعت احمدیہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کے بعد خلافت کا آغاز ہوا اور اس کی مناسبت سے جماعت میں یہ دن یوم خلافت کے طور پر منایا جاتا ہے۔‘‘
(خطبہ جمعہ 27رمئی 2016ء)

درس القرآن

حضرت مصلح موعودؓ

خلافت

ایک وعدہ ہے پیشگوئی نہیں!

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ

اللہ نے تم میں سے ایمان لانے والوں اور مناسب حال عمل کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو زمین میں خلیفہ بنادے گا۔ جس طرح ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنادیا تھا۔ (النور : 56)

مسلمان قومی طور پر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کریں گے تو اُن کو کیا انعام ملے گا۔ چنانچہ فرماتا ہے کہ تم میں سے جو لوگ خلافت پر ایمان لائیں گے اور خلافت کے استحقاق کے مطابق عمل کریں گے اور ایسے اعمال بجالائیں گے جو انہیں خلافت کا مستحق بنا دیں اُن سے اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ وہ انہیں زمین میں اُسی طرح خلیفہ بنائے گا جس طرح اُن سے پہلے لوگوں کو اس نے خلیفہ بنایا اور اُن کی خاطر ان کے دین کو جو اس نے اُن کے لئے پسند کیا ہے دنیا میں قائم کرے گا اور جب بھی ان پر خوف آئے گا اس کو امن سے بدل دے گا۔ اور ایسا ہوگا کہ وہ میری عبادت کرتے رہیں گے اور کسی کو میرا شریک قرار نہیں دیں گے لیکن جو لوگ مسئلہ خلافت پر ایمان لانا چھوڑ دیں گے وہ اس انعام سے متمتع نہیں ہوں گے بلکہ اطاعت سے خارج سمجھے جائیں گے۔

اس آیت میں مسلمانوں کی قسمت کا آخری فیصلہ کیا گیا ہے اور ان سے یہ وعدہ کیا گیا ہے کہ اگر وہ خلافت کے قائل رہے اور اس غرض کے لئے مناسب کوشش اور جدوجہد بھی کرتے رہے تو جس طرح پہلی قوموں میں خدا تعالیٰ نے خلافت قائم کی ہے اسی طرح ان کے اندر بھی خدا تعالیٰ خلافت کو قائم کردے گا اور خلافت کے ذریعہ سے اُن کو اُن کے دین پر قائم فرمائے گا جو خدا نے اُن کے لئے پسند کیا ہے اور اس دین کی جڑیں مضبوط کردے گا اور خوف کے بعد امن کی حالت اُن پر لے آئے گا جس کے نتیجہ میں وہ خدائے واحد کے پرستار بنے رہیں گے اور شرک نہیں کریں گے۔

یہ ایک وعدہ ہے پیشگوئی نہیں

مگر یاد رکھنا چاہیے کہ اگر مسلمان ایمان بالخلافت پر قائم نہیں رہیں گے اور اُن اعمال کو ترک کر دیں گے جو خلافت کے قیام کے لئے ضروری ہیں تو وہ اس انعام کے مستحق نہیں رہیں گے۔ اور خدا تعالیٰ پر وہ یہ الزام نہیں دے سکیں گے کہ اُس نے وعدہ پورا نہیں کیا۔

یہ آیت جو آیتِ استخلاف کہلاتی ہے اس میں مندرجہ ذیل امور بیان کئے گئے ہیں:۔

اوّل جس انعام کا یہاں ذکر کیا گیا ہے وہ ایک وعدہ ہے۔

دوم یہ وعدہ امت سے ہے جب تک وہ ایمان اور عمل صالح پر کاربند رہے۔

سوم اس وعدہ کی غرض یہ ہے کہ

(الف) مسلمان بھی وہی انعام پائیں جو پہلی اُمتوں نے پائے تھے۔ کیونکہ فرماتا ہے **لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ**

(ب) اس وعدہ کی دوسری غرض تمکین دین ہے

(ج) اس کی تیسری غرض مسلمانوں کے خوف کو امن سے بدل دینا ہے

(د) اس کی چوتھی غرض شرک کا دُور کرنا اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کا قیام ہے۔

اس آیت کے آخر میں **وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ** کہہ کر اللہ تعالیٰ نے اس کے وعدہ ہونے پر زور دیا اور **وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ** (ابراھیم: 8) کے وعید کی طرف توجہ دلائی کہ ہم جو انعامات تم پر نازل کرنے لگے ہیں اگر تم اُن کی ناقدری کرو گے تو ہم تمہیں سخت سزا دیں گے۔ خلافت بھی چونکہ ایک بھاری انعام ہے۔ اس لئے یاد رکھو جو لوگ اس نعمت کی ناشکری کریں گے وہ فاسق ہو جائیں گے۔

خلافت پر ایمان رکھنے والے ہی غالب ہوں گے!

وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ کے معاً بعد نماز اور زکوٰۃ اور اطاعت رسولؐ کا ذکر کر کے اس طرف بھی توجہ دلائی گئی ہے کہ اگر کسی وقت برکاتِ خلافت کے نزول میں کمی آجائے تو مسلمانوں کو بحیثیت قوم نمازوں میں لگ جانا چاہیے اور زکوٰۃ دینے میں چُست ہو جانا چاہیے۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اطاعت اختیار کرنی چاہیے۔ اگر وہ ایسا کریں گے تو اُن پر رحم کیا جائے گا اور پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی ایسا نائب کھڑا کر دیا جائے گا جو سب مسلمانوں کو اکٹھا کر دے گا۔

مگر بہر حال منکرین خلافت کبھی زمین پر غالب نہیں آئیں گے بلکہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگ کھڑے کرتا رہے گا جو خلافت پر ایمان رکھتے ہوں۔ خواہ جزوی ہی ہو۔ چنانچہ خوارج جو **منکرین خلافت ہیں کبھی بھی دنیا پر حاکم نہیں ہوئے** بلکہ سُنی جو منہ سے خلافت کے قائل ہیں لیکن حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کے زمانہ میں انہوں نے اپنی جانیں قربان کر کے خلافت کو قائم رکھنے کی کوشش نہیں کی وہی ہمیشہ غالب رہے ہیں۔

(ماخوذ از تفسیر کبیر جلد 6/سورہ النور زیر آیت 56)

درس الحدیث

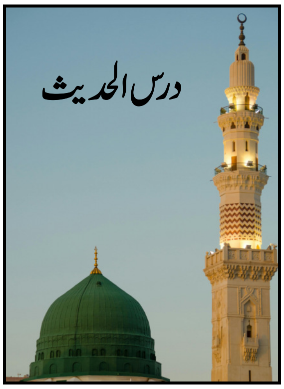

خلافت کا نظام نبوت کا حصہ اور تتمہ ہے

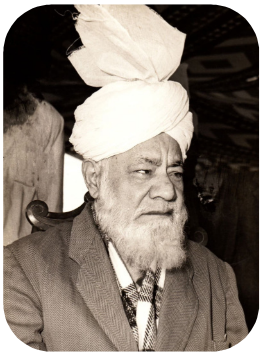

ثُمَّ تَکُوْنُ خِلَافَۃٌ عَلٰی مِنْھَاجِ النُّبُوَّۃِ

اس کے بعد پھر نبوت کے طریق پر خلافت ہوگی۔

(مشکوٰۃ باب الانذار والتحذیر، بحوالہ حدیقۃ الصالحین)

قمرالانبیاء

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ

صرف وہی شخص خلیفہ بنتا ہے اور بن سکتا ہے جسے خدا کی ازلی تقدیر اس کام کے لئے پسند کرتی ہے اور اس کے سوا کسی کی مجال نہیں کہ مسندِ خلافت پر قدم رکھنے کی جرأت کر سکے۔ یہی گہری صداقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول میں مخفی ہے۔

قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ بطور اصول کے ارشاد فرماتا ہے کہ دنیا میں دو طرح کی چیزیں پائی جاتی ہیں۔ ایک وہ جن کا وجود محض عارضی اور وقتی حالات کا نتیجہ ہوتا ہے اور ان میں بنی نوع انسان کے کسی حصہ کے لئے کوئی حقیقی فائدہ مقصود نہیں ہوتا اور دوسری وہ جو نظامِ عالم کا حصہ ہوتی ہیں اور لوگوں کے لئے ان میں کوئی نہ کوئی فائدہ کا پہلو مقصود ہوتا ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے:-

فَاَمَّا الزَّبَدُ فَیَذْھَبُ جُفَآءً
وَاَمَّا مَا یَنْفَعُ النَّاسَ فَیَمْکُثُ فِی الْاَرْضِ

یعنی جھاگ کی قسم کی چیز تو آناً فاناً گزر کر ختم ہو جاتی ہے۔ مگر نفع دینے والی چیز جم کر زندگی گزارتی ہے اور دُنیا میں قرار حاصل کرتی ہے۔''

اس اصل کے ماتحت ہم صحیفۂ قدرت پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں یہ لطیف منظر نظر آتا ہے کہ جو چیز بھی دنیا کے لئے کسی نہ کسی جہت سے مفید ہے، اللہ تعالیٰ نے اس کے قائم رہنے کے لئے کوئی نہ کوئی انتظام کر رکھا ہے ... یہی حال نبوت کا ہے۔ جب یہ خدائی نظام جسے گویا نبوت کا تتمہ کہنا چاہیئے خلافت کے نام سے موسوم ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ ہر عظیم الشان نبی کے بعد اس کے کام کو تکمیل تک پہنچانے کے لئے خلفاء کا سلسلہ قائم فرماتا ہے۔ یہ خلفاء بالعموم خود نبی یا مامور نہیں ہوتے مگر نبی کے تربیت یافتہ اور اس کے خداداد مشن کو سمجھنے والے اور اسے چلانے کی اہلیت رکھنے والے ہوتے ہیں ... گویا خدا تعالیٰ کی مخفی تاریں مومنوں کے قلوب پر متصرف ہو کر انہیں خود بخود خلافت کے اہل شخص کی طرف پھیر دیتی ہیں۔

←

اسی لئے باوجود اس کے کہ ایک غیر مامور خلیفہ لوگوں کا منتخب شدہ ہوتا ہے... اور ہر سچے خلیفہ کے انتخاب میں دراصل خدا کا مخفی ہاتھ کام کرتا ہے۔ اور صرف وہی شخص خلیفہ بنتا ہے اور بن سکتا ہے جسے خدا کی ازلی تقدیر اس کام کے لئے پسند کرتی ہے اور اس کے سوا کسی کی مجال نہیں کہ مسند خلافت پر قدم رکھنے کی جرأت کر سکے۔ یہی گہری صداقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول میں مخفی ہے جو آپ نے اپنی وفات سے کچھ عرصہ پہلے حضرت ابوبکرؓ کے متعلق فرمایا۔ آپؐ فرماتے ہیں:-

''میں ابوبکر کو اپنے بعد خلیفہ مقرر کرنا چاہتا تھا مگر پھر میں نے خیال کیا کہ یہ خدا کا کام ہے۔ خدا ابوبکر کے سوا کسی اور شخص کو خلیفہ نہیں بننے دے گا اور نہ ہی خدا کی مشیت کے ماتحت مومنوں کی جماعت ابوبکر کے سوا اور کی خلافت پر راضی ہو سکے گی۔''

اللہ اللہ! اس چھوٹے سے فقرہ میں نظام خلافت کا کتنا وسیع مضمون ودیعت کر دیا گیا ہے... پھر جو الفاظ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمانؓ سے فرمائے کہ ''خدا تمہیں ایک قمیض پہنائے گا اور لوگ اُسے اتارنا چاہیں گے مگر تم اسے نہ اُتارنا''... ان الفاظ پر غور کرو کہ وہ کیسے پیارے اور کیسے دانائی سے معمور ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خلیفہ بنانے کے فعل کو خدا کی طرف منسوب فرماتے ہیں اور خلافت سے معزول کرنے کی کوشش کو لوگوں کی طرف نسبت دیتے ہیں... اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو ہوشیار اور چوکس رکھنے کے لئے یہ انکشاف بھی فرمادیا کہ

''میرے بعد متصل اور مسلسل طور پر خلافت حقّہ کا دَور صرف تیس سال تک چلے گا۔ جس کے بعد غاصب لوگ ملوکیت کا رنگ اختیار کر لیں گے۔ اور اس کے بعد حسب حالات اور ضرورت زمانہ روحانی خلافت کے دَور آتے رہیں گے۔ حتیٰ کہ بالآخر مسیح ومہدی کے نزول کے بعد پھر منہاج نبوت پر ظاہری خلافت کی صورت قائم ہو جائے گی۔''

چونکہ خلافت کا نظام نبوت کے نظام کا حصہ اور تتمہ ہے... اس کے متعلق قرآن شریف کی آیت استخلاف میں ایسی علامات مقرر فرمادی ہیں جو سچی خلافت کو جھوٹی خلافت سے روزِ روشن کی طرح ممتاز کر دیتی ہیں فرماتا ہے:-

''وَعَدَاللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِى الْاَرْضِ... الخ (سورۃ النور:56)

یعنی خدا تعالیٰ کا یہ پختہ وعدہ ہے کہ وہ عمل صالح بجالانے والے مومنوں میں سے ملک میں خلفاء مقرر کرے گا... یہ خلفاء اسی سنت کے مطابق مقرر کئے جائیں گے۔ جس طرح پہلی امتوں میں مقرر کئے گئے۔ اور خدا تعالیٰ اس دین کو جو اس نے ان کے لئے پسند فرمایا ہے۔ ان کے ذریعہ سے دنیا میں مضبوطی سے قائم فرمادے گا... یہ آیتِ کریمہ جسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صراحت کے ساتھ خلافت کے نظام سے متعلق قرار دیا ہے، اپنے مختصر الفاظ میں ایک نہایت وسیع مضمون کو لئے ہوئے ہے... یہ خلافت کا نظام جو دراصل نبوت کا حصہ اور تتمہ ہے۔ ہر عظیم الشان نبی کے زمانہ میں نمایاں طور پر نظر آتا ہے۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد ان کے کام کی تکمیل کے لئے حضرت یوشع خلیفہ ہوئے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد پطرس خلیفہ ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد حضرت ابوبکرؓ خلیفہ ہوئے اور چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مشن سارے نبیوں سے زیادہ شاندار اور زیادہ وسیع تھا اس لئے آپؐ کے بعد خلافت کا نظام بھی سب سے زیادہ نمایاں اور شاندار صورت میں ظہور پذیر ہوا، جس کی تیز کرنیں آج تک دنیا کو خیرہ کر رہی ہیں... سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ *

(ماخوذ از: مضامین بشیر جلد 1 ص538-546)

*اللہ پاک ہے، (مگر) انہوں نے اللہ کی جیسی قدر کرنی چاہیے تھی، ویسی قدر نہیں کی۔

(تلخیص: سید کلیم احمد عجب شیر)

خلافت :
خدا تعالیٰ کی اپنی قدیم سنّت

ہر ایک کی شناخت اُس کے وقت میں ہوتی ہے اور قبل از وقت ممکن ہے کہ وہ معمولی انسان دکھائی دے!

دو قسم کی قدرت

غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے (۱) اوّل خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے (۲) دوسرے ایسے وقت میں جب نبیؑ کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردّد میں پڑ جاتے ہیں اور اُن کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں۔ تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے۔ جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے وقت میں ہوا جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے اور صحابہؓ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے۔ تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا اور اُس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا مِنۡۢ بَعۡدِ خَوۡفِهِمۡ أَمۡنًا (النور 56) یعنی خوف کے بعد پھر ہم ان کے پیر جما دیں گے۔ ایسا ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں ہوا۔

خدا تعالیٰ کی سنت

سو اے عزیزو! جب کہ قدیم سے سُنّت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو (2) قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو ۲ جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا وے سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔

غیر منقطع سلسلہ

تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اُس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔

←

بیعت

میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو۔ اور چاہئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھاوے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے۔ اپنی موت کو قریب سمجھو تم نہیں جانتے کہ کس وقت وہ گھڑی آ جائے گی۔ اور چاہئے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں۔

انتخاب

ایسے لوگوں کا انتخاب مومنوں کے اتفاق رائے پر ہوگا۔ پس جس شخص کی نسبت چالیس ۴۰ مومن اتفاق کریں گے کہ وہ اس بات کے لائق ہے کہ میرے نام پر لوگوں سے بیعت لے وہ بیعت لینے کا مجاز ہوگا اور چاہئے کہ وہ اپنے تئیں دوسروں کے لئے نمونہ بناوے۔ خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ میں تیری جماعت کے لئے تیری ہی ذرّیت سے ایک شخص کو قائم کروں گا اور اُس کو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کروں گا اور اس کے ذریعہ سے حق ترقی کرے گا اور بہت سے لوگ سچائی کو قبول کریں گے سو اُن دنوں کے منتظر رہو اور تمہیں یاد رہے کہ ہر ایک کی شناخت اُس کے وقت میں ہوتی ہے اور قبل از وقت ممکن ہے کہ وہ معمولی انسان دکھائی دے۔

(الوصیت/ روحانی خزائن جلد20 ص304-306)

تاریخ کے جھروکے سے

اَنۡتَ صِدِّیۡقِیۡ!

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ بیان فرماتے ہیں:

’’جس وقت لاہور میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فوت ہوئے اس وقت حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ اس کمرہ میں موجود نہیں تھے جس میں آپؑ نے وفات پائی۔ جب حضرت مولوی صاحب کو اطلاع ہوئی تو آپ آئے اور حضرت صاحب کی پیشانی کو بوسہ دیا اور پھر جلد ہی اس کمرے سے باہر تشریف لے گئے۔ جب حضرت مولوی صاحب کا قدم دروازے کے باہر ہوا اس وقت مولوی سید محمد احسن صاحب نے رقت بھری آواز میں حضرت مولوی صاحب سے کہا: **اَنۡتَ صِدِّیۡقِیۡ** ۔ حضرت مولوی صاحب نے فرمایا: ’مولوی صاحب یہاں اس سوال کو رہنے دیں قادیان جا کر فیصلہ ہوگا۔‘ خاکسار کا خیال ہے کہ اس مکالمہ کو میرے سوا کسی نے نہیں سنا۔‘‘

(سیرت المہدی جلد1 ص13)

فرمودات حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

ہمارا یہ ایمان ہے کہ
خلیفہ خدا تعالیٰ خود بناتا ہے

ہمارا یہ ایمان ہے کہ خلیفہ خدا تعالیٰ خود بناتا ہے اور اس کے انتخاب میں کوئی نقص نہیں ہوتا۔ جسے اللہ یہ کرتا پہنائے گا کوئی نہیں جو اس کرتے کو اتار سکے یا چھین سکے۔ وہ اپنے ایک کمزور بندے کو چنتا ہے جسے لوگ بعض اوقات حقیر بھی سمجھتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ اس کو چن کر اس پر اپنی عظمت اور جلال کا ایک ایسا جلوہ فرماتا ہے کہ اس کا وجود دنیا سے غائب ہو کر خدا تعالیٰ کی قدرتوں میں چھپ جاتا ہے۔ تب اللہ تعالیٰ سے اٹھا کر اپنی گود میں بٹھا لیتا ہے اور اپنی تائید و نصرت ہر حال میں اس کے شامل حال رکھتا ہے اور اس کے دل میں اپنی جماعت کا درد اس طرح پیدا فرما دیتا ہے کہ وہ اس درد کو اپنے درد سے زیادہ محسوس کرنے لگتا ہے اور یوں جماعت کا ہر فرد یہ محسوس کرنے لگتا ہے کہ اس کا درد رکھنے والا، اس کے لئے خدا کے حضور دعائیں کرنے والا اس کا ہمدرد ایک وجود موجود ہے۔ (روزنامہ الفضل 30 مئی 2003ء)

یاد رکھیں وہ سچے وعدوں والا خدا ہے۔ وہ آج بھی اپنے پیارے مسیح کی اس پیاری جماعت پر ہاتھ رکھے ہوئے ہے۔ وہ ہمیں کبھی نہیں چھوڑے گا اور کبھی نہیں چھوڑے گا اور کبھی نہیں چھوڑے گا۔ وہ آج بھی اپنے مسیح سے کئے ہوئے وعدوں کو اسی طرح پورا کر رہا ہے جس طرح وہ پہلی خلافتوں میں کرتا رہا ہے۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ 21 مئی 2004ء)

خلافتِ خامسہ کا دَور ہے۔ اس میں بھی حسد کی آگ اور مخالفت نے شدت اختیار کر لی۔ کمزور اور نہتے احمدیوں پر ظالمانہ حملے کر کے خون کی ایسی ظالمانہ ہولی کھیلی گئی جنہیں دیکھ کر یہ فرق کرنا مشکل ہو جاتا ہے کہ یہ انسانوں کا کام ہے یا جانوروں سے بھی بدتر کسی مخلوق کا کام ہے۔ پھر اندرونی طور پر جماعت کے ہمدرد بن کر جماعت کے اندر افتراق پیدا کرنے کی بھی بعض جگہ کوششیں ہوتی رہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق، اللہ تعالیٰ کی تائید یافتہ خلافت کی زبردست قدرت اس کا مقابلہ کرتی رہی اور کر رہی ہے بلکہ اللہ تعالیٰ ہی اس کا مقابلہ کر رہا ہے۔ مَیں تو ایک کمزور ناکارہ انسان ہوں، میری کوئی حیثیت نہیں لیکن خلافتِ احمدیہ کو اُس خدا کی تائید و نصرت حاصل ہے جو قادر و توانا اور سب طاقتوں کا سرچشمہ ہے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 27 مئی 2011ء)

تمہیں اختیار نہیں ہے کہ اپنے اختلاف پر ضد کرو۔

تمہارا کام صرف اطاعت ہے، اطاعت ہے، اطاعت ہے... اطاعت اور فرمانبرداری کا اس لئے حکم دیا گیا ہے کہ اس کے بغیر انتظام قائم نہیں رہ سکتا۔ تو جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مَیں بھی غلطی کرسکتا ہوں تو پھر خلیفہ یا امیر کی کیا طاقت ہے کہ کہے مَیں کبھی کسی امر میں غلطی نہیں کرسکتا۔ خلیفہ بھی غلطی کرسکتا ہے لیکن باوجود اِس کے اُس کی اطاعت کرنی لازمی ہے ورنہ سخت فتنہ پیدا ہوسکتا ہے۔ مثلاً ایک جگہ وفد بھیجنا ہے۔ خلیفہ کہتا ہے کہ بھیجنا ضروری ہے لیکن ایک شخص کے نزدیک ضروری نہیں۔ ہوسکتا ہے کہ فی الواقع ضروری نہ ہو لیکن اگر اس کو اجازت ہو کہ وہ خلیفہ کی رائے نہ مانے تو اس طرح انتظام ٹوٹ جائے گا جس کا نتیجہ بہت بڑا فتنہ ہوگا۔ تو انتظام کے قیام اور درستی کے لئے بھی ضروری ہے کہ اپنی رائے پر زور نہ دیا جائے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ 22؍اگست 2003ء)

آخر میں مَیں پھر احباب جماعت کے لئے ایک فقرہ

کہہ دیتا ہوں کہ آپ پر بھی، جو عہدیدار نہیں ہیں، ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے اور وہ یہ ہے کہ آپ کا کام صرف اطاعت، اطاعت اور اطاعت ہے اور ساتھ دعا کرنا ہے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ 05؍دسمبر 2003ء)

آخر احمدیہ جماعت ایک دن نظام دین بن جائے گی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو بھی اللہ تعالیٰ نے متواتر بتایا کہ جماعت احمدیہ کو بھی ویسی ہی قربانیاں کرنی پڑیں گی جیسی پہلے انبیاء کی جماعتوں کو کرنی پڑیں... **آخر احمدیہ جماعت ایک دن نظام دین بن جائے گی اور دنیا کے اور تمام نظاموں پر غالب آ جائے گی انشاء اللہ.. جماعت اس قدر ترقی کرے گی کہ باقی اقوام دنیا کی اس طرح رہ جائیں گی جس طرح آجکل پرانی خانہ بدوش قومیں ہیں**... جہاں تائیدات ہوں وہاں مخالفتیں بھی ہوتی ہیں اور ہمیشہ سے انبیاء کی جماعتوں کے ساتھ اس طرح ہوتا ہے لیکن یہ مخالفتیں خوفزدہ نہیں کرتیں بلکہ ایمان کو مضبوط کرتی ہیں ایمان میں اضافے کا باعث بنتی ہیں... ہم اپنے مبلغوں پر انحصار نہیں کر سکتے کہ وہ تبلیغ کریں اور احمدیت کو پھیلائیں اگر اس ترقی کا حصہ بننا ہے اور ہمیں بننا چاہئے تو ہمیں بھی اپنی دعاؤں کی طرف توجہ پھیرنی ہو گی اپنی روحانیت کو بڑھانا ہوگا تعلق باللہ کو بڑھانا ہوگا یہ پیدا کرنا ہوگا اور یہی چیزیں ہیں جو احمدیت کی مخالفت کو بھی ختم کریں گی اور احمدیت کی ترقی میں بھی ہمیں انشاء اللہ تعالیٰ حصہ دار بنانے والی ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں یہ مقام عطا فرمائے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ 09؍دسمبر 2016ء)

از مکتوبات احمد

کیوں اور کس طرح؟ ایسے اوہام کا جواب یہی ہے کہ جس طرح ایک قطرہ نطفہ سے انسان کو پیدا کیا!

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

عنایت نامہ پہنچا۔ یہ سچ ہے کہ بنا ہوا کام بگڑنے سے اور وسائل معاش کے کم یا معدوم ہونے کی حالت میں بے شک انسان کو صدمہ پہنچتا ہے مگر وہی بگاڑتا ہے۔ وہی بنانے پر بھی قادر ہے۔ پس دنیا میں شکستہ دلوں کی اور تباہ شدہ لوگوں کے خوش ہونے کے لئے ایک ہی ذریعہ ہے کہ اس خدائے ذوالجلال کو ایمانی یقین کے ساتھ یاد کریں کہ جیسا کہ وہ ایک دم میں تخت پر سے خاکِ مذلّت میں ڈالتا ہے ایسا ہی وہ خاک پر سے یک لحظہ میں پھر تخت پر بٹھاتا ہے اس جگہ یہ کہنا کفر ہے کہ کیوں کہ اور کس طرح اور ایسے اوہام کا جواب یہی ہے کہ جس طرح ایک قطرہ نطفہ سے انسان کو پیدا کیا اَلَمۡ تَعۡلَمۡ اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ [1] نابینائی اور شک اور بدظنی کی وجہ سے تمام دکھ پیدا ہوتے ہیں۔ ورنہ وہ ہمارا خدا عجیب قادر بادشاہ ہے جو چاہے کرے کوئی بات اس کے آگے انہونی نہیں اگر یقین کی لذت پیدا ہو جائے تو شاید انسان دنیا طلبی کے ارادوں کو خود ترک کر دے۔ کیونکہ اس سے بڑھ کر کوئی لذت نہیں کہ اس بات کو آزما لیا جائے کہ درحقیقت خدا موجود ہے اور درحقیقت وہ قادر ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ وہ کریم و رحیم ہے ان لوگوں کو ضائع نہیں کرتا جو اس کے آستانہ پر گرتے ہیں۔

والسلام۔ خاکسار

میرزا غلام احمد عفی عنہ

7/جولائی 1904ء

[1] البقرہ: 107

(ماخوذ از مکتوبات احمد جلد 2 ص 406)

مبلّغین کی ذمّہ داری

خدا تعالیٰ کی نظر میں خلیفۂ وقت کے نائب قرار پائیں!

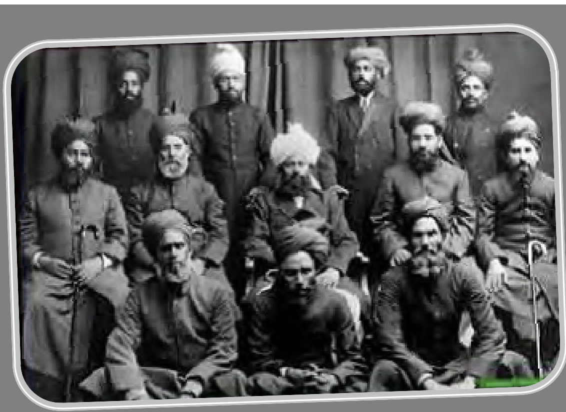

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں :

''خلیفہ استاد ہے اور جماعت کا ہر فرد شاگرد۔ جو لفظ بھی خلیفہ کے منہ سے نکلے وہ عمل کئے بغیر نہیں چھوڑنا۔'' (از الفضل 2/مارچ 1946ء)

''مبلّغین اور واعظین کے ذریعہ بار بار جماعتوں کے کانوں میں یہ آواز پڑتی رہے کہ پانچ روپے کیا، پانچ ہزار روپیہ کیا، پانچ لاکھ روپیہ کیا، پانچ ارب روپیہ کیا، اگر ساری دنیا کی جانیں بھی خلیفہ کے ایک حکم کے آگے قربان کر دی جاتی ہیں تو وہ بے حقیقت اور ناقابلِ ذکر چیز ہیں... اگر یہ باتیں ہر مرد ہر عورت، ہر بچے، ہر بوڑھے کے ذہن نشین کی جائیں اور ان کے دلوں پر ان کا نقش کیا جائے تو وہ ٹھوکریں جو عدمِ علم کی وجہ سے لوگ کھاتے ہیں کیوں کھائیں... پس سب سے اہم ذمّہ داری علماء پر عائد ہوتی ہے ... ہماری جماعت کے علماء لوگوں کو تیار کر سکتے ہیں اور دوسرے لوگ بھی جن کو خدا تعالیٰ نے علم و فہم بخشا ہے اور وہ خدا تعالیٰ کی خشیّت اپنے دلوں میں رکھتے ہیں اور الٰہی محبّت کے حاصل کرنے کی خواہش اپنے قلوب میں پاتے ہیں لوگوں کو اس رنگ میں تیار کر سکتے ہیں اور ان کے اعمال کی اصلاح میں حصّہ لے سکتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی نظر میں خلیفۂ وقت کے نائب قرار پا سکتے ہیں۔''

(تعلیم العقائد والاعمال پر خطبات صفحہ ۶۵۔ مرتبہ شیخ یعقوب علی عرفانیؓ)

''اے دوستو! میری آخری نصیحت یہ ہے کہ سب برکتیں خلافت میں ہیں۔ نبوّت ایک بیج ہوتی ہے جس کے بعد خلافت اس کی تاثیر کو دنیا میں پھیلا دیتی ہے۔ تم خلافتِ حقّہ کو مضبوطی سے پکڑو اور اس کی برکات سے دنیا کو متمتع کرو۔'' (الفضل ۲۰ مئی ۱۹۵۹ء)

منظوری تاریخ اجتماع مجلس انصار اللہ بھارت 2025ء

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس انصار اللہ بھارت کا سالانہ اجتماع قادیان دار الامان میں 24، 25 اور 26 اکتوبر 2025ء بروز جمعہ، ہفتہ، اور اتوار منعقد کرنے کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ اراکین اس بابرکت اجتماع میں شرکت کیلئے ابھی سے دعائیں کرتے ہوئے تیاریاں شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے اس اجتماع کو کامیاب فرمائے۔ آمین۔ (قائد عمومی مجلس انصار اللہ بھارت)

یہ منصب بلند ملا جس کو مل گیا

اخلاص ہے دستورِ غلامانِ خلافت

ہمارے پیارے خلفاء عظام کے دلکش اور دلربا واقعات

اگر آپ کے مشن کو انسانی خون کی آبپاشی کی ضرورت ہے تو...

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''حضرت مولوی صاحب کے محبت نامہ موصوفہ کے چند فقرے لکھتا ہوں غور سے پڑھنا چاہئے تا معلوم ہو کہ کہاں تک رحمانی فضل سے ان کو انشراح صدر و صدق قدم و یقین کامل عطا کیا گیا ہے۔ اور وہ فقرات یہ ہیں۔ عالی جناب مرزا جی مجھے اپنے قدموں میں جگہ دو۔ اللہ کی رضامندی چاہتا ہوں اور جس طرح وہ راضی ہو سکے طیار ہوں۔ اگر آپ کے مشن کو انسانی خون کی آبپاشی کی ضرورت ہے۔ تو یہ نابکار (مگر محب

انسان) چاہتا ہے کہ اس کام میں آوے۔ تَمَّ کَلَامُہٗ۔ جَزَاہُ اللّٰہُ * حضرت مولوی صاحب جو انکسار اور ادب اور ایثار مال وعزت اور جاں فشانی میں فانی ہیں۔ وہ خود نہیں بولتے بلکہ ان کی روح بول رہی ہے۔“

(حاشیہ آسمانی فیصلہ/ روحانی خزائن جلد 4 ص 338)

* اس کی بات مکمل ہوئی، اللہ اسے جزا دے۔ (ناقل)

فرمانبرداری میں کمال

حضرت مصلح موعودؓ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے ہمراہ

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ

حضرت مصلح موعودؓ کے بارے میں فرماتے ہیں:

میرے اور میاں صاحب کے درمیان کوئی نقار نہیں۔ جو ایسا کہتا ہے وہ بھی منافق ہے۔ وہ میرے بڑے فرمانبردار ہیں۔ انہوں نے مجھ کو فرمانبرداری کا بہتر سے بہتر نمونہ دکھایا ہے۔ وہ میرے سامنے اونچی آواز بھی نہیں نکال سکتے۔ انہوں نے فرمانبرداری میں کمال کیا ہے۔ (خطبات نور۔ص 622)

یہ منصب بلند ملا جس کو مل گیا

اخلاص ہے دستورِ غلامانِ خلافت

خلیفۂ وقت

مکرم کرنل داؤد احمد صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے بارے میں تحریر کرتے ہیں:

''جب مولوی فاضل کا امتحان دینا تھا تو کوٹھی دار السلام کے باغ میں تیاری کے لیے آیا کرتے تھے۔ میری بیوی بنت حضرت خان محمد عبداللہ صاحبؓ سات سال کی تھیں اور ان کی پھوپھی زاد بہن تھیں۔ اس کو پیار سے ٹافیاں دیا کرتے تھے۔

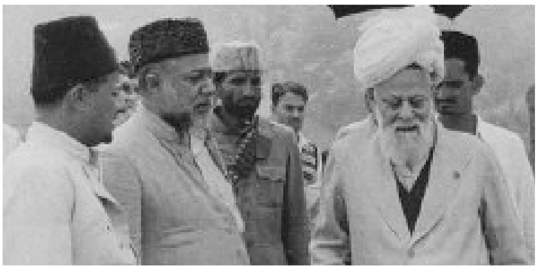

ایک دن اس نے بچپنے سے کہا: 'کیا آپ خلیفہ بنیں گے؟' آپ نے ایک چپت لگائی اور کہا کہ ایک خلیفہ کی زندگی میں کسی اور کا نام لینا سخت گناہ ہے۔''

(ماخوذ از خالد، سیدنا ناصر نمبر اپریل۔ مئی 1983ء ص92)

میرا دل اور میری جان آپ کے قدموں پہ حاضر ہے

خلیفۂ وقت کے ہم کیسے معاون مددگار بن سکتے ہیں؟ اس ضمن میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا ایک ایمان افروز واقعہ پیش خدمت ہے۔ آپؒ فرماتے ہیں:

''جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کا انتخاب ہوا... گھر آ کر جب میں نے غور کیا تو میں نے ... دیکھا کہ (میرا) یہ دل ہدیۃً حضور کی خدمت میں پیش کرنے کے لائق نہیں ہے۔ پھر میں نے آنسوؤں سے اس کو دھویا... پھر حضور کی خدمت میں ایک خط لکھا۔ میں نے عرض کیا کہ آج کے بعد میرا دل اور میری جان آپ کے قدموں پہ حاضر ہے اور میں اپنے رب سے امید رکھتا ہوں کہ مجھے اس کی توفیق عطا فرمائے گا۔ آپ سے میری یہ عاجزانہ درخواست ہے کہ ایک دعا میرے لئے کریں کہ حضرت مصلح موعودؓ کے سب بیٹوں میں سب سے زیادہ مجھے عاجزی اور انکساری سے آپ کی خدمت کی توفیق ملے اور ایسی محبت عطا ہو کہ اور کسی کو نہ ہو۔ بعد میں مَیں نے سوچا کہ بہت بڑی بات کی ہے۔ اور طبیعت میں شرمندگی بھی پیدا ہوئی... بسا اوقات انسان بڑے خلوص کے ساتھ اقرار کرتا ہے ہدیے پیش کرتا ہے زبان کے اور دل کے لیکن جب عملاً ابتلاء کے دور میں سے گزرتا ہے تو ٹھوکر کھا جاتا ہے۔ بہت سے بڑے سچے خلوص سے وعدے کرنے والے میری نگاہوں میں پھر گئے ... جب تک عمل میں یہ شہادت نہ ڈھلے اس وقت تک یہ مضمون کامل نہ ہوگا۔''

(از خطبہ جمعہ 18/جون 1982)

یہ منصب بلند ملا جس کو مل گیا

اخلاص ہے دستور غلامانِ خلافت

ایک عظیم الشان پیشگوئی

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ، حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق فرماتے ہیں:

اب میں ساری جماعت کو حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے لئے دعا کی طرف توجہ دلاتا ہوں اور بعد میں مرزا مسرور احمد صاحب کے متعلق بھی کہ اللہ تعالیٰ ان کو بھی صحیح جانشین بنائے۔ **تو ہماری جگہ بیٹھ جا** کا مضمون پوری طرح ان پر صادق آئے اور اللہ تعالیٰ ہمیشہ خود ان کی حفاظت فرمائے اور ان کی اعانت فرمائے۔ (خطبہ جمعہ 12/دسمبر 1997ء)

اعلیٰ توقعات

حضرت سیدہ امۃ السبوح بیگم صاحبہ

حرم حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تحریر فرماتی ہیں:

آپ ہر معاملے میں حضور رحمہ اللہ کے ہر حکم کی پوری تعمیل کرتے۔ انیس بیس کا فرق بھی نہ ہونے دیتے۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ بیمار ہوئے تو آپؒ نے منع فرمایا تھا کہ کسی کے آنے کی ضرورت نہیں ہے لیکن طبیعت کمزور تھی اور فکرمندی والی صورت تھی۔ جماعت بھی پریشان اور فکرمند تھی۔ انتہائی گرتی ہوئی حالت دیکھ کر میاں سیفی (مرزا سفیر

احمد صاحب) نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو فون کر دیا اور صورت حال بتا کر کہا کہ اگر آپ آجائیں تو اچھا ہے۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ لندن تشریف لے آئے اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ سے ملاقات کے لئے گئے تو حضور رحمہ اللہ نے دریافت فرمایا۔ کیسے آئے ہو۔ آپ نے جواب دیا کہ آپ کی طبیعت کی وجہ سے جماعت فکرمند ہے اس لئے پوچھنے کے لئے آیا ہوں تو حضور رحمہ اللہ نے فرمایا کہ **حالات ایسے ہیں کہ فوراً واپس چلے جاؤ۔** چنانچہ حضور ایدہ اللہ نے کہا کہ بہت بہتر۔ میں فوراً واپسی کی سیٹ بک کروا لیتا ہوں۔ بعد میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے میاں سیفی سے پوچھا کہ اس (حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ) میں تو اتنی اطاعت ہے کہ یہ میرے کہے بغیر آ ہی نہیں سکتے۔ یہ آیا کیسے؟ تب میاں سیفی نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کو بتایا کہ ان کو تو میں نے فون پر آنے کو کہا تھا اس لئے آئے ہیں۔ اس پر حضور رحمہ اللہ کو اطمینان ہوا کہ ان کی توقعات کے مطابق ان کے مجاہد بیٹے کی اطاعت اعلیٰ ترین معیار پر ہی تھی۔

(ماہنامہ تشحیذ الاذہان ستمبر، اکتوبر 2008ء صفحہ 20,21)

یادوں کے دریچے

احترامِ خلافت کا ایک انمول واقعہ

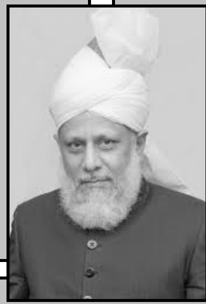

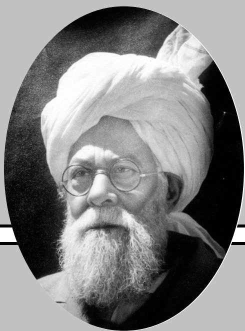

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی وفات ہوئی ہے تو میں پندرہ سال کا تھا اس وقت۔ اس سے پہلے چھوٹی عمر میں بھی ایک عزت اور احترام ہوتا تھا۔ باوجود اسکے کہ وہ میرے نانا تھے کبھی ہم جرأت نہیں کرتے تھے کہ ان کے سامنے بات کریں یا آرام سے چلے جائیں۔ بڑے احترام سے جانا، احترام سے بیٹھنا۔ دوسرا یہ کہ خلافت کا احترام بہت تھا اس سلسلہ میں مجھے ایک واقعہ یاد آ گیا جس نے میرے دل میں خلافت کا مزید احترام پیدا کر دیا۔ میرے دادا حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے سب سے چھوٹے بھائی تھے، وہ ایک دن مجھے ساتھ لے گئے۔ (جب حضرت مرزا شریف احمد کی وفات ہوئی تو میں گیارہ سال کا تھا، اسکا مطلب ہے کہ جب مجھے ساتھ لے گئے تو میں نو یا دس سال کا تھا یا شائد اس سے بھی چھوٹا)۔ قصرِ خلافت میں ہم گئے، ربوہ میں مسجد مبارک کی طرف سے دروازہ ہوتا تھا، خود وہ نیچے کھڑے ہو گئے اور مجھے اوپر بھیجا کہ جاؤ اور بتاؤ کہ میں ملنے آیا ہوں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ ان دنوں بیمار تھے اور اوپر کمرے میں آرام کیا کرتے تھے۔ یہ نہیں کہ چھوٹا بھائی ہے تو چل کر گھر میں گھس گئے، پہلے کہا کہ اطلاع کرو جا کر۔ اس وقت حضرت چھوٹی آپا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ساتھ ڈیوٹی پر تھیں۔ میں نے بتایا کہ دادا، ابا جان ہم کہتے تھے، ملنے آئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ٹھیک ہے بلا لاؤ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ لیٹے ہوئے تھے تو وہاں چھوٹی آپا نے ان کے سرہانے کرسی رکھ دی کہ آئیں گے تو بیٹھ کر باتیں کر لیں گے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ اوپر کی منزل میں رہتے تھے۔ میں نیچے گیا اور حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ کو اوپر بلا لایا۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ السلام علیکم کر کے بجائے کرسی پر بیٹھنے کے ان کی چارپائی کے ساتھ نیچے بیٹھ گئے اور پھر بڑے ادب سے احترام سے باتیں ہوئیں اور پھر وہ کھڑے ہوئے اور سلام کر کے اسطرح احترام سے نکلے ہیں، ایک طرف سے ہو کے کہ اس وقت مجھے مزید خیال ہوا کہ یہ ہے خلافت کا احترام جو عملی شکل میرے دادا نے مجھے دکھائی۔ جس جس طرح عمر بڑھتی گئی تو پھر ہمیں احترام کی وجہ سے اور زیادہ جھجک پیدا ہوتی گئی۔ خوف ڈر نہیں تھا بلکہ جھجک احترام کی وجہ سے ہوتی تھی۔

(ماخوذ از تاریخی انٹرویو 2008ء)

وَاجۡعَلۡ لِّیۡ مِنۡ لَّدُنۡکَ سُلۡطٰنًا نَّصِیۡرًا (الإسراء 81)

یہ ہیں خلافت کے سُلطان نصیر!

ازروئے ارشادات خلفاء عظام

اے میری الفت کے طالب! یہ میرے دل کا نقشہ ہے!
اب اپنے نفس کو دیکھ لے تُو وہ ان باتوں میں کیسا ہے!

* **ایسے مطیع ہوں جیسے میت، غسّال کے ہاتھ میں۔**
(فرمان از حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ)

* وہ سستی اور کاہلی ترک کرنے والے اور آرام طلبی سے دور رہنے والے ہوں۔
* وہ خدمتِ دین کو خالصتاً اللہ کا فضل سمجھ کر بجالانے والے ہوں۔
* ان کی خدمتِ دین کسی دنیاوی انعام یا صلے کی طمع سے پاک ہو۔
* ان کے دل میں اللہ کی محبت کا سوز و گداز ہو اور وہ بارگاہِ الٰہی میں گریہ وزاری کرنے والے ہوں۔
* ان کی مسلمانی محض نام کی نہ ہو بلکہ حقیقی ہو اور ان میں تکبر کا شائبہ تک نہ ہو۔
* ان کی آنکھوں میں کسی پر بے جا غضب کی چمک نہ ہو۔
* ان کے دل میں کسی شخص کے لیے ذرہ برابر بھی کینہ نہ ہو۔
* وہ کسی کو برے القاب سے یاد نہ کریں اور نہ ہی کسی کی تحقیر کریں۔
* وہ اپنے تمام افراد کے سچے خیر خواہ ہوں۔
* وہ حق کو جہاں سے بھی ملے بخوشی قبول کرنے والے ہوں۔
* ان میں عیب جوئی کی بری عادت نہ ہو اور وہ مفسدانہ روش سے دور رہیں۔
* وہ حرص ولالچ سے پاک اور زہد وقناعت اختیار کرنے والے ہوں۔
* ان کے دل میں مال ودولت کی محبت نہ ہو بلکہ وہ روحانی اقدار کو ترجیح دیں۔
* وہ نماز اور روزے جیسی عبادات میں دل کی رغبت سے پابندی کرنے والے ہوں۔
* وہ شریعت کے کسی بھی حکم کو سرسری نہ لیں بلکہ اس پر عمل پیرا ہوں۔
* وہ غریبوں اور مسکینوں کی فکر رکھنے والے اور زکوٰۃ وصدقہ ادا کرنے والے ہوں۔
* وہ ذکرِ الٰہی کی کثرت کرنے والے اور اس کے عادی ہوں۔
* وہ اپنی عقل کو دین پر فوقیت دینے والے نہ ہوں۔
* وہ علم کے نام پر رائج توہمات اور اوہام پرستی سے دور ہوں۔
* ان کے دل میں امت مسلمہ کے لیے گہری محبت ہو۔

←

* وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں سے کسی قسم کا تعلق نہ رکھیں۔
* وہ امن وسکون کے ساتھ زندگی بسر کرنے والے اور فتنوں سے کنارہ کش ہوں۔
* وہ اپنے کسی فعل سے بھی دینی یا دنیاوی کسی بھی افسر کے لیے پریشانی کا سبب نہ بنیں۔
* وہ اپنی عمر کو اللہ کی عظیم نعمت سمجھ کر اس کا بہترین استعمال کرنے والے ہوں۔
* کسی بھی اعلیٰ مقام پر فائز ہونے کے باوجود ان کی اولیت اسلام ہو۔
* وہ اپنی خودداری کا پاس رکھنے کے ساتھ ساتھ دوسروں کا احترام کرنے والے ہوں۔
* وہ ہر قسم کے حالات میں اللہ کی طرف دعوت دینے والے ہوں۔
* انہیں اپنے نفس پر مکمل کنٹرول حاصل ہو۔
* وہ اپنے کسی بھی نیک عمل پر احسان جتانے سے گریزاں ہوں۔
* وہ سخت محنت اور مشقت برداشت کرنے والے ہوں۔
* وہ اللہ کی راہ میں ہر قسم کی بے عزتی کو خندہ پیشانی سے قبول کرنے کے لیے تیار ہوں۔
* وہ چھوٹے مراتب پر راضی نہ ہوں بلکہ بلند خیالات رکھنے والے ہوں۔
* وہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر بے جا غصہ دکھانے والے نہ ہوں۔
* ان میں موقع اور محل کے مطابق دوسروں کے قصور معاف کرنے کی بھی عادت ہو۔
* وہ اپنی ادنیٰ خواہشات کو زندگی کا مقصد بنانے والے نہ ہوں۔
* وہ میدانِ عمل میں اترنے کے لیے ہمیشہ تیار اور مستعد ہوں۔

قدرت ثانیہ کیوں کہا گیا ہے؟

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

’’نبی کی دو زندگیاں ہوتی ہیں ایک شخصی اور ایک قومی اور اللہ تعالیٰ ان دونوں زندگیوں کو الہام سے شروع کرتا ہے۔ نبی کی شخصی زندگی تو الہام سے اس طرح شروع ہوتی ہے کہ جب وہ تیس یا چالیس سال کا ہوتا ہے تو... اسے کہا جاتا ہے کہ تو مامور ہے... نبی کی قومی زندگی الہام سے اس طرح شروع ہوتی ہے کہ جب وہ وفات پاتا ہے تو کسی بنی بنائی سکیم کے ماتحت اس کے بعد نظام قائم نہیں ہوتا بلکہ یکدم ایک تغیر پیدا ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ کا مخفی الہام قوم کے دلوں کو اس نظام کی طرف متوجہ کر دیتا ہے... اسی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کا نام قدرت ثانیہ رکھا ہے۔‘‘

(از خلافتِ راشدہ/ انوار العلوم جلد 15 ص 34، 35)

* وہ اپنی محنت کی کمائی کھانے والے ہوں اور دوسروں کے مال پر نظر نہ رکھیں۔
* وہ محض تدبیروں کے جال میں پھنسنے کی بجائے اللہ کی تقدیر پر بھروسہ رکھنے والے ہوں۔
* وہ واحد خدا کے سچے دلدادہ ہوں۔
* وہ سخی ہوں لیکن کسی کے سامنے دستِ سوال دراز کرنے کی نوبت نہ آئے۔

(ماخوذ از کلام محمود)

(تیار کردہ: ابو ندیم قادیان)

تازہ ارشادات
حضرت امیرالمؤمنین
ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

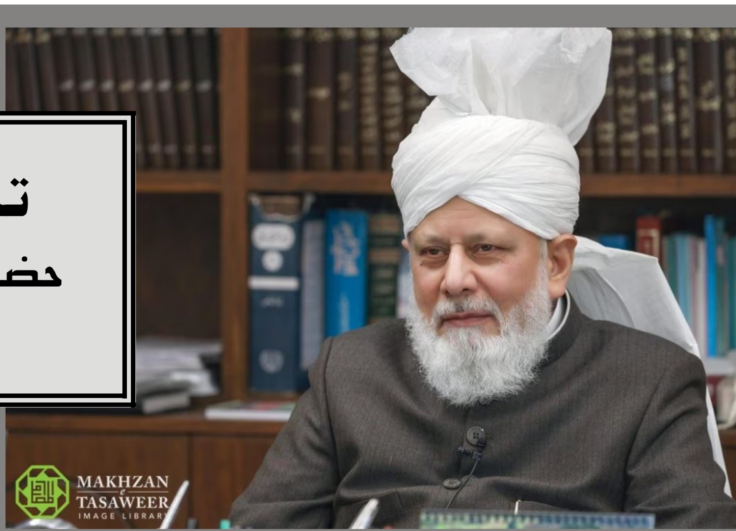

100 فیصد جماعتی عہدیداران نظامِ وصیت میں شامل ہوں!

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

سب سے پہلے عہدیداران اپنا جائزہ لیں اور امیر صاحب بھی اس بات کا جائزہ لیں کہ 100 فیصد جماعتی عہدیداران اس نظام میں شامل ہوں، چاہے وہ مرکزی عہدیداران ہوں یا مرکزی ذیلی تنظیموں کے عہدیداران ہوں یا مقامی جماعتوں کے عہدیداران ہوں یا مقامی ذیلی تنظیموں کے عہدیداران ہوں....

یہ ایسا بابرکت نظام ہے جو دلوں کو پاک کرنے والا نظام ہے۔اس میں شامل ہو کے انسان اپنے اندر تبدیلیاں محسوس کرتا ہے۔ (خطبہ جمعہ 14/اپریل 2006ء)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”غور کریں فکر کریں! اب تک جو سستیاں اور کوتاہیاں ہو چکی ہیں ان پر استغفار کریں۔ آگے بڑھیں اور حضرت مسیح موعودؑ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے جلد از جلد اس نظام وصیت میں شامل ہو جائیں۔ اپنی نسلوں کو بھی بچائیں اور اللہ کے فضلوں سے حصہ پائیں۔“ (از اختتامی خطاب بر موقع جلسہ سالانہ یوکے 2004ء)

خلیفۂ وقت کے نصائح

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''بعض لوگ نصائح کا مخاطب خود کو نہیں سمجھتے حالانکہ چاہیے تو یہ کہ ہر کوئی ان باتوں کا مخاطب خود کو سمجھے اور اپنا جائزہ لے۔ اگر یہ بات سمجھ آ جائے کہ خلیفۂ وقت خواہ کسی خاص ملک یا جماعت کے کسی مخصوص طبقے کو توجہ دلا رہا ہے تو بھی ہم سب اس کے مخاطب ہیں۔ ہمیں اپنا جائزہ لینے کی ضرورت ہے کہ کیا یہ نیکیاں ہم میں موجود ہیں یا نہیں۔ اب جبکہ رابطوں کی آسانی کی وجہ سے دنیا ایک ہوگئی ہے تو اگر **ہر احمدی خلیفۂ وقت کی ہر بات کا مخاطب خود کو سمجھے** اور اس کے مطابق اپنی حالت میں بہتری کی کوشش کرے تو ہم اپنی حالتوں میں ایک انقلاب پیدا کر سکتے ہیں۔''

(از اختتامی خطاب سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ یوکے 2022ء)

کم از کم چالیس روزے ہفتہ وار رکھیں

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

حضرت مصلح موعودؓ نے اُس وقت بھی تحریک کی تھی کہ سات روزے رکھیں اور دعائیں کریں۔ **چند سال ہوئے مَیں نے بھی کہا تھا کہ جماعت کو روزے رکھنے چاہئیں۔**

(خطبات مسرور جلد نہم صفحہ 501-502)

جماعت میں ابھی تک بعض ایسے ہیں جو اس پر قائم ہیں، اور روزے رکھتے ہیں۔ **کم از کم اب ہمیں چاہیے کہ چالیس روزے ہفتہ وار ہی رکھیں۔ یعنی چالیس ہفتوں تک خاص طور پر روزے رکھیں، دعائیں کریں، نفل ادا کریں اور صدقات دیں۔** کیونکہ بعض جگہ جماعت کے جو حالات ہیں ان میں بہت زیادہ سختی اور شدّت آتی جا رہی ہے۔ **جب ہم اللہ تعالیٰ کے حضور چلّائیں گے تو جس طرح بچے کے رونے سے ماں کی چھاتیوں میں دودھ اتر آتا ہے، آسمان سے ہمارے رب کی نصرت انشاء اللہ تعالیٰ نازل ہوگی** اور وہ روکیں اور مشکلیں جو ہمارے راستے میں ہیں وہ دُور ہو جائیں گی۔ پہلے بھی دُور ہوتی رہیں اور اب بھی انشاء اللہ دُور ہوں گی۔

(خطبہ جمعہ 12/فروری 2016ء)

انٹرنیٹ اور نماز فجر

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

اکثر گھروں کے جائزے لے لیں۔ بڑے سے لے کر چھوٹے تک صبح فجر کی نماز اس لئے وقت پر نہیں پڑھتے کہ رات دیر تک یا تو ٹی وی دیکھتے رہے یا انٹرنیٹ پر بیٹھے رہے، اپنے پروگرام دیکھتے رہے، نتیجتاً صبح آنکھ نہیں کھلی۔ بلکہ ایسے لوگوں کی توجہ بھی نہیں ہوتی کہ صبح نماز کے لئے اٹھنا ہے... **کئی گھروں میں اس لئے بے چینی ہے کہ بیوی کے حق بھی ادا نہیں ہو رہے اور بچوں کے حق بھی ادا نہیں ہو رہے اس لئے کہ مرد رات کے وقت ٹی وی اور انٹرنیٹ پر بیہودہ پروگرام دیکھنے میں مصروف رہتے ہیں اور پھر ایسے گھروں کے بچے بھی اسی رنگ میں رنگین ہو جاتے ہیں اور وہ بھی وہی کچھ دیکھتے ہیں۔ پس ایک احمدی گھرانے کو ان تمام بیماریوں سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔** (از خطبہ جمعہ 20/مئی 2016ء)

’’اپنے نفس پر بھی بھروسہ کرنا کفر ہی نہیں بلکہ شرک ہے‘‘

حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحبؓ

(والد ماجد حضرت امِّ طاہرؓ)

حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحبؓ اپنے بیٹے کے نام وصیت میں تحریر فرماتے ہیں :

’’**یَا بُنَیَّ** ! شرک سے ہمیشہ بچتے رہو۔ شرک بری چیز ہے۔ شرک یہی نہیں کہ کسی بت کے آگے سجدہ کرنا بلکہ اپنے نفس کی خواہشات غیر مشروعہ اور اسباب پر اور مخلوق پر بلکہ اپنے نفس اور اولاد کی امداد پر، اپنے علم اور اپنی شجاعت اور عبادات اور زہد و ریاضت و کشف و کرامات پر بھروسہ رکھنا۔ یہ سب شرک خفی اور بُت اندرونی ہیں۔ ان پر بھروسہ کرنا ایسا ہی ہے جیسے بت کے آگے سجدہ کرنا۔ حضرت خاقانی علیہ الرحمۃ کا یہ نکتہ کیا ہی پیارا معلوم ہوتا ہے جوان کو 30 سال کی سخت ریاضت شاقہ کے بعد حاصل ہوا۔ وہ فرماتے ہیں۔

پس از سی سال این نکتہ محقق شد بخاقانی
کہ یکدم باخُدا بُودن بہ از تختِ سلیمان*

حضرت مسیح موعودؑ کا بھی یہی ارشاد ہے۔ پس مجھ کو تو قریب ستر سال کی عمر میں یہ تجربہ ہوا ہے کہ اولاد پر اور اسباب پر اور مخلوق پر، بلکہ اپنے نفس پر بھی بھروسہ کرنا کفر ہی نہیں بلکہ شرک ہے اور ایک قسم کی بت پرستی ہے۔

سچ فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے اور یہ قول ربی بالکل حق ہے۔

اَرَءَیۡتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰـہَہٗ ہَوٰىہُ (سورۃ الفرقان:44)

(ترجمہ: کیا تُو نے اُس پر غور کیا جس نے اپنی خواہش ہی کو اپنا معبود بنالیا)

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ ! کہ مرنے سے قبل یہ بات سمجھ آ گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس پر اِستقامت اور دَوَامِ کُلِّی بخشے۔ آمین ثم آمین۔‘‘

(از کتاب بعنوان: حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب ص195-196)

❁ ❁ ❁

(* خاقانی پر میں 30 سال کی مسلسل تحقیق کے بعد یہ نکتہ متحقق ہوا ہے کہ باخدا انسان بن جانا تخت سلیمانی مل جانے سے بہتر ہے۔ مرتب)

حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

’’معوذتین کے ذریعہ اللہ کی پناہ مانگو، کسی پناہ مانگنے والے کیلئے ان دو سورتوں سے بہتر کوئی سورۃ نہیں‘‘ (ابوداؤد)

طالب دعا:

پروفیسر ڈاکٹر کے ایس انصاری سابق امیر و قاضی جماعتِ احمدیہ حیدرآباد،
سابق پرنسپل گورنمنٹ نظامیہ طبی کالج حیدرآباد، سابق میڈیکل سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ نظامیہ جنرل ہسپتال حیدرآباد، سابق ایکسپرٹ جموں کشمیر پبلک سروس کمیشن

ANSARI CLINIC UNANI MANZIL, MAHDIPATNAM, HYDERABAD, TELANGANA

انصاری کلینک یونانی منزل، مہدی پٹنم، حیدرآباد

✆:98490005318

(تقریر برموقع جلسہ سالانہ قادیان 1939ء کا ایک حصہ ہدیہ قارئین پیش ہے۔ادارہ)

خلافت راشدہ میں مسلمانوں کی شان وشوکت

حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیرؓ

خلافت راشدہ کے وقت کی چند مثالیں

اب میں خلافت راشدہ کے وقت کی چند ایسی مثالیں سناتا ہوں جو ان خوبیوں کی واضح مثال ہیں جو کہ مسلمانوں کو اسلام کی بدولت حاصل ہوئیں اور جن کے باعث مسلمان پھر سے بہروں کو کان، مردوں کو جان، بے ایمانوں کو ایمان، گمراہوں کو عرفان دے سکتے ہیں… سنو! مسلمانوں میں کیا تھا؟ ایک شخص کو جاننا ہو تو اس کے دل، ہاتھ اور دماغ کو دیکھیں گے۔ کیونکہ دل جس میں ایمان اور ہاتھ، جس میں طاقت اور دماغ جو تدبیر تعلیم کا منبع ہے اس امر کی شہادت دیتے ہیں کہ ان کا مالک کسی حیثیت کا آدمی ہے۔

مسلمان کا دل

اردونگ واشنگٹن لکھتا ہے کہ (1) ”جائے حیرت ہے کہ مدینہ کی مسجد میں چند ایسے بوڑھے عرب جمع ہیں جو چند سال قبل بھگوڑوں کی حالت میں اپنے وطن مکہ سے آئے تھے، وہ اب قیصر وکسریٰ کی سلطنتوں کی قسمت کا فیصلہ کر رہے ہیں۔“

(۲) ایسا ہی محاصرہ دمشق کے وقت جب مسیحی مندوب سپہ سالار لشکر اسلام حضرت ابوعبیدہؓ کے خیمہ میں صلح کی بات چیت کرنے آتے ہیں تو وہ سخت متعجب ہوکر قائد اعظم کا سادہ لباس اور سادہ خیمہ کو دیکھ کر کہتے ہیں۔” قیصر وکسریٰ کے ستونوں کو ہلانے والے جرنیل کا لباس اور خیمہ بالکل سادہ ہیں۔“

(۳) یزدجرشاہ ایران ورطۂ حیرت میں غرق ہوا۔ جب اس نے دیکھا کہ ”عرب سفارت کے اراکین اس کے سامنے فرش پر بیٹھ کر بے خوف باتیں کرنے لگے“ اور جب اس متکبر بادشاہ نے حقارت سے عربوں پر مٹی کے بورے لادوئے اور یہ کہہ کر رخصت کیا کہ ” تمہارے افسروں کی قبریں قادسیہ زمین میں بنیں گی۔ اور یہ مٹی اس کی خبر دیتی ہے۔ اس حقیر پیغام اور مٹی کے بوروں سے مومنین نے اپنے ایمان سے بشارت لی اور خوش ہوکر بولے یہ مٹی سرزمین ایران کی فتح کی بشارت ہے۔“

(۴) سیف اللہ خالدؓ میدان جنگ میں انفرادی نبرد آزمائی سے شجاعت کے جوہر دکھاتے ہیں۔ ہر مخالف کو تلوار کے گھاٹ اتارتے اتارتے ایک مشہور مسیحی پہلوان کو اللہ اکبر کہہ کر زمین سے اٹھاتے اور لشکر اسلام میں لاتے ہیں اور تھک سے گئے ہیں۔ اس وقت برہنہ جسم لڑنے والے نوجوان شجاع نامور مسلم سپاہی ضرار بن ازدر کہتے ہیں۔” خالد! ذرا آرام کرلو“۔ سیف اللہ بہادر خدا کی تلوار جواباً فرماتے ہیں ”ہاں! ضرور! آرام یہاں نہیں بہشت میں ہوگا!“ اللہ اکبر!

(۵) فاتح شمالی افریقہ جنرل عقبہؓ نے سمندر میں گھوڑا ڈال دیا اور اٹلانٹک بحر ظلمات کے پانیوں نے ان کے زمین تک پہنچ کر اس سپہ سالار لشکر اسلام کے پاؤں کو بوسہ دیا۔ بہادر مسلم کی آنکھ

آسمان کی طرف اٹھی ۔ دل ایمان سے بھر پور تھا اور رسول اللہ کے روضہ مبارک میں پہنچا۔ اور لب کشا ہو کر اللہ کو مخاطب کیا اور کہا۔" اے خدا! اگر یہ پانی میرے راستہ میں روک نہ ہوتے تو میں تیرے دین کے علَم کو اس وقت اور آگے لے جاتا۔"

(۶) یہی عقبہ تھے کہ جب انہوں نے ٹیونس میں شہر قیروان کی بنیاد ڈالنے کا فیصلہ کیا اور وادی کو جنگل اور جنگل کو سانپوں اور درندوں سے پُر پایا۔ تب وحشی باشندگان جنگل کو مخاطب کر کے سالار اسلام نے کہا۔ سنو! اے جنگل کے سانپو اور درندو! محمد رسول اللہ ﷺ کے صحابہ یہاں چھاؤنی ڈالنا چاہتے ہیں، تم نکل جاؤ۔ اس آواز میں کیا رعب تھا کیا جادو تھا۔ کیا خاص بات تھی کہ درندے اور سانپ اپنے بچوں کو مونہہ میں دبا دبا کر جنگل سے نکل گئے۔ کاروان اسلام نے قیروان کا شہر آباد کر دیا۔

(۷) طارق نے چین کی سرزمین پر جھنڈا گاڑ دیا اور بحری سواری کے سامان جلوا دیے۔ اکثر نو جوانوں نے الجنتہ الجنتہ کہہ کر جو ہر مردانگی دکھاتے ہوئے موت کے دروازے سے خدا کے ساتھ وصال حاصل کیا۔ اور جوش ایمان سے کہا۔ اگر مریں گے تو جام شہادت پئیں گے اور اگر جنگ میں جیتیں گے تو فتح کا تاج پہنیں گے۔"

(۸) ان مردوں کے علاوہ عورتوں اور لڑکیوں میں بھی یہی جوش ایمان اور ولولہ ایمان تھا۔ حضرت خولہ نوعمر خاتون ضرار ابن ازدر کی بہن تھیں۔ دونوں بہن بھائی خاص ایمان وشجاعت کے زیور سے آراستہ تھے۔ ایک موقع پر مسلمان عورتیں قید ہوگئیں۔ ان کے پاس ہتھیار نہ تھے۔ مسیحی لشکر کا سردار پطرس خولہ پر عاشق ہو گیا۔ بے بس قیدیوں میں سے بہادر خولہ اٹھیں اور تقریر کی ۔ ہم مجاہدین اسلام کی لڑکیاں محمد رسول اللہ ﷺ کی پیرو ہیں اور کیا اب ہم ان وحشیوں اور بت پرستوں کی لونڈیاں اور معشوقہ بنیں! اس سے موت بہتر ہے۔ خولہ کی تائید دوسری لڑکی عفیرہ نے کی اور خیمہ کی چوبوں کو ہتھیار بنا کر ان دونوں لڑکیوں کی قیادت میں عورتیں صف بند ہو کر دائرہ میں کھڑی ہو گئیں اور جو آگے بڑھا اسے موت کے گھاٹ اتارا۔ یہ حالت دیکھ کر پطرس خود آیا اور اظہار محبت کرنے لگا اور عزت و عظمت کا لالچ دینے لگا۔ اس پر خولہ بولیں ! اے کافر ! کتے! بت پرست، کیا تو محمد رسول اللہ ﷺ کی ماننے والیوں سے اظہار تعشق کرتا ہے؟ آ، تجھے واصل جہنم کروں۔ خولہ ابھی یہ کہہ رہی تھی کہ آواز آئی " خالد ضرار" اور یہ آواز ہی مسیحی فرار کے لئے کافی تھی۔

(۹) ملک شام کی لڑائیوں میں ایک اور جگہ حضرت خالدؓ نے ان دونوں بہادر لڑکیوں کو عورتوں کی پلٹنوں کا کمان افسر مقرر کیا اور حکم دیا کہ بھاگنے والے مسلمانوں کو گناہ گار در مرتد کہہ کر میدان جنگ میں واپس کریں اور ضرورت کے وقت اپنی خود حفاظت کریں ۔ جس کی ان بہادر خواتین اسلام نے مستعدی سے ایسی تعمیل کی اور تاریخ اس کی اب تک شاہد ہے۔

(۱۰) آبان ایک نوعمر سپاہی تھے اور ٹامس مسیحی لشکر کا دمشق میں سردار تھا مؤخر الذکر نے زہر میں بجھے ہوئے تیر سے آبان کو زخمی کر کے شہید کر دیا۔ آبان اور اس کی بیوی نئے دولہا دولہن

ارشاد نبوی ﷺ :

مَا كَانَتْ نُبُوَّةٌ قَطُّ إِلَّا تَبِعَتْهَا خِلَافَةٌ (کوئی نبوت ایسی نہیں گذری جس کے اتباع میں خلافت قائم نہ ہوئی ہو۔)

K.Saleem Ahmad	City Hardware Store 89 Station Road Radhanagar Chrompet Chennai - 600044	Ph. 9003254723 email: ksaleemahmed.city@gmail.com

تھے۔ دلہن میدان کے دوسرے حصہ سے بھاگ کر میاں کو دیکھنے آئی مگر اس کے آنے سے قبل اس کا محبوب خاوند واصل بحق ہو گیا۔ اس پر بیوی نے شہید کی لاش پر جھک کر کہا۔
میرے محبوب! ہم کو خدا نے جدا کرنے کے لئے اکٹھا کیا تھا۔ میں تمہیں ملنے کے لئے آتی ہوں۔ اب اس جسم کو تیرے بعد کوئی نہیں چھوئے گا یہ اب خدا کے سپرد ہے اس کے بعد خاوند کا تیر کمان سنبھالا اور پہلے دشمن کے علمبردار کو پیوند خاک کیا اور اس کے بعد ٹامس کی آنکھ میں تیر مار کر اسے ایسا سخت زخمی کیا کہ وہ لڑائی کے قابل نہ رہا اور آخر مارا گیا اور اس کے بعد بدلہ لے کر شربت شہادت پی کر اپنے شہید دولہا سے جا ملی ہونگی۔ یہ تھا مسلمان فیض یافتگان خلافت کا دل۔

مسلمان کا ہاتھ

خداوند تعالیٰ نے مسلمانوں کا ہاتھ اونچا کیا ان کو افلاس سے نکال کر تمول بخشا اور زمین کے خزائن کا مالک بنایا اور اس قدر کہ حضرت عمرؓ نے 36 ہزار قصبات آباد کئے اور رخ زر پر لا اللہ الا اللہ کا سکہ نقش ہوا اور بیت المال کی با قاعدہ بنیاد پڑی اور فتح ایران پر 1900 اونٹ مال غنیمت سے لدے ہوئے مدینہ منورہ میں پہنچے اور 60 ہزار فاتحین قادسیہ میں سے ہر ایک کو 1200 درہم ملے اور علاوہ دوسرے اموال کے اکیلے سیدنا علیؓ کے حصہ میں کسریٰ کے ایک خاص غلیچہ کا جو ٹکڑا آیا اس سے حضرت کو 8 ہزار درہم ملے۔ ساحل افریقہ پر جہازوں کی تباہی کے بعد کہا جاتا ہے ایک بوڑھا عرب بیٹھا تھا۔ کسی نے اس کے ہاتھ سے چھڑی چھینا چاہی مگر چھین جھپٹ میں چھڑی ٹوٹ گئی تو اس کے اندر سے جواہرات اور سونے کے سکے نکلے۔ یہ تھا مسلمانوں کا تموّل!
اور سنئے! خلافت ثانیہ میں حضرت عباس کو 2 لاکھ درہم سالانہ وظیفہ ملتا تھا۔ بدری صحابہ کو پانچ پانچ ہزار۔ صاحبزادگان حسینؓ و حسنؓ میں سے ہر ایک کو اسی قدر۔ امہات المومنینؓ میں سے ہر ایک کو دس ہزار اور حضرت عائشہ صدیقہؓ کو 2 ہزار درہم سالانہ ملتے تھے۔ باوجود اس قدر دولت کے یہ لوگ دل کے غریب فیاض اور دین کے پابند تھے۔

مسلمان کا دماغ

ان علوم وفنون کے علاوہ جن کی شہادت آج تک عربی زبان کا ''اَل'' الجبرا میں اور اعلیٰ عمارتیں دہلی وغرناطہ وقرطبہ میں اور عربی عبارتیں انگلستان کے محلات پر کرسٹل پیلیس (Crystal Palace) برائٹن وغیرہ) پیش کرتی ہیں۔ مسلمان سپاہی فنون جنگ اور میدان جنگ میں اپنی سادگی کے باوجود دماغی لحاظ سے بھی ممتاز تھا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ کہیں چالیس صندوقوں میں جانباز سپاہی بند کر دیے جاتے ہیں اور جب مال غنیمت سمجھ کر دشمن ان کو قلعہ میں لے جاتا ہے تو صندوق توڑ کر موقع شناس بہادر باہر نکل پڑتے ہیں اور اللہ اکبر کہہ کر قلعہ کے دروازے کھول دیتے ہیں۔ کہیں مسیحی بھیس بدل کر تدبیر سے دشمن کا مقابلہ کرتے ہیں کہ کہیں ایسی ہوشیاری و کرتب دوزی سے کام لیتے ہیں جیسی کہ ذیل کی مثال ہے:۔
حلب کا محاصرہ تھا فصیل کا توڑنا یا اس پر چڑھنا محال ہو رہا تھا۔ تب سردار لشکر اسلام نے تمام سپاہ کو مخاطب کر کے کوئی تدبیر پوچھی اور خواہش ظاہر کی کوئی صاحب تدابیر بہادر اس شہر پناہ کو تسخیر کرے۔ اس پر ایک جری قد آور جسیم وشہور عرب نے اپنے تئیں پیش کیا اور سات مددگار طلب کیے۔ رضا کاروں کی کہاں کمی تھی۔ آٹھوں مجاہدین روانہ ہوئے۔ بکریوں کی کھالیں اوڑھ لیں۔ مونہہ میں سوکھی روٹی پکڑ لی۔ چاروں ہاتھ پاؤں پر اس طرح چلتے گئے اور روٹی کی ایسی آواز نکالی کہ مسیحی پہرہ دار سمجھے کتے جا رہے ہیں۔ دیوار کے پاس پہنچ کر لیڈر بیٹھ گیا اور ساتوں بہادروں کو اوپر نیچے اپنے کندھوں پر بٹھا لیا اور ایک ایک کر کے پہلے ساتوں اور بعد میں آٹھواں کھڑا ہو گیا اس طرح اوپر کا جوان دیوار پر چڑھ گیا۔ (باقی صفحہ 26 پر ملاحظہ ہو)

اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَدَنِیْ، اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ سَمْعِیْ، اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَصَرِیْ

صحت نامہ

دانتوں کی حفاظت

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ہم پر احسانات فرمائے ہیں ان کا تو شمار ممکن ہی نہیں ہے۔ روزمرہ کی زندگی میں چھوٹی چھوٹی نصیحت آپ نے پیچھے چھوڑ دی جس سے انسانی زندگی کی کایا پلٹ جاتی ہے۔ کئی لوگ دانتوں کی بیماریوں میں مبتلا رہتے ہیں۔ آج کل کے جدید ترین ڈاکٹر بھی ان کا کوئی مؤثر علاج نہیں کر سکتے۔ جو گل گئے دانت گل گئے۔ لیکن حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ عادت تھی اور اسی کی نصیحت فرماتے تھے کہ ہر نماز سے پہلے اچھی طرح مسواک کرو۔ اگر پانچ وقت کسی کو دانت صاف کرنے کی عادت ہو اور بچوں کو بھی جو آپ ضرور سکھاتے ہیں کہ یہ عادت ڈال دیں تو کیسے ممکن ہے کہ عمر کے کسی حصے میں بھی ان کے دانت خراب ہو جائیں۔

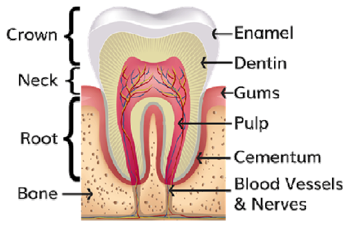

امر واقعہ یہ ہے کہ کوتاہیوں کے نتیجے میں انسان کی عادت نہ رہی ہو تو پھر جو وہ دانتوں پر برا اثر پڑ جاتا ہے یہ الگ مسئلہ ہے۔ بعض بیماریاں ایسی ہوتی ہیں جن کا مسواک کی عادت سے تعلق نہیں، وہ اندرونی بیماریاں ہیں۔

حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیماریوں کا ذکر نہیں فرما رہے۔ آپ فرما رہے ہیں جو دانت تمہیں خدا نے دیئے ہیں جس حالت میں دیئے ہیں ان کی حفاظت تم پر فرض ہے۔ اگر اچھے دانتوں والا پانچ وقت کی اس عادت کو اپنا لے تو کبھی اس کے دانت خراب نہیں ہوں گے۔ چنانچہ میری ملاقاتوں پر جو لوگ آتے ہیں ان میں بعض دفعہ نیا دولہا دلہن، بہت خوبصورت دانت، ہنستے ہیں تو موتیوں کی طرح دانت دکھائی دیتے ہیں۔ ان کو میں ضرور نصیحت کیا کرتا ہوں۔

میں نے کہا اللہ تعالیٰ نے ایک نعمت عطا فرمائی ہے اور ایک اور نعمت بھی دی ہے۔ دنیا اس سے اعراض کرتی ہے لیکن آپ نے اعراض نہیں کرنا، وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ آپ اس نعمت کے سہارے اس ظاہری نعمت کی حفاظت کر سکتے ہیں۔

آپ نے فرمایا ہے کہ پانچ وقت مسواک کیا کرو۔ آج کل مسواک نہیں تو ٹوتھ پیسٹیں (Tooth Pastes) ہر قسم کی موجود ہیں۔ اگر پانچ وقت کرو تو ساری زندگی دانت صاف رہیں گے اور لوگوں کا یہ خیال ہے کہ عمر کے ساتھ دانت ضرور جھڑتے ہیں، یہ غلط ہے۔

عمر کے ساتھ اچھے دانت جن کی حفاظت کی جائے وہ مضبوط بھی رہتے ہیں۔ کیونکہ دانتوں کی مضبوطی کا تعلق مسوڑھوں کی مضبوطی سے ہے اور جب آپ ان کی پانچ وقت صفائی کریں۔ تو وہ جراثیم مسوڑھوں کو نرم ہونے ہی نہیں دیتے وہ ہمیشہ ٹھیک رہتے ہیں۔ (مشعل راہ جلد 3 ص 666، 667)

LOVE FOR ALL

HATRED FOR NONE

خلافت راشدہ میں مسلمانوں کی شان وشوکت

(از صفحہ 24) پھر کیا تھا عمامہ پھینکا پہلے ایک پھر ہر ایک کو عمامے جوڑ اوپر کھینچ لیا پہرہ داروں کو زیر کیا اور شہر کے دروازے کھول دیئے اور سینے لکھا ہے کہ جب انطاقیہ میں ضرار اور چند دیگر معزز مسلمان قید ہوئے تب ہرقل شاہ روم نے قیدیوں سے چند سوال کیے۔ انہیں میں سے بعض سوال اور جواب حسب ذیل ہیں۔

ہرقل:۔تمہارے پادشاہ کیسے فرش پر بیٹھتے ہیں؟

بزرگ۔انصاف اور مساوات کے فرش پر۔

شاہ روم۔ان کا تخت کیسا ہے؟

مسلمان قیدی:۔راستی اور پرہیز گاری کا

سوال: تمہارے خلیفہ (عمر) کا خزانہ کیا ہے؟

جواب:۔توکل علی اللہ

س: خزانہ کے محافظ کون ہیں؟

ج:۔اللہ کی توحید پر بہترین ایمان رکھنے والے۔

یہ تھا مسلمانوں کا روشن دماغ اور اس نے میدان جنگ کے بعد میدان اصلاح میں وہ کچھ کیا جو آج یورپ کی اصلاح ریفارم (Reform) اصلاح مذہب اور علمی ترقی کا موجب ہوا ہے۔

(ماخوذ از نیّرِ احمدیت/ص 494-499)

❁❁❁

طالب دعا:

بی ایم خلیل احمد
ابن محترم بی ایم
بشیر احمد صاحب مرحوم
ابن محترم موسیٰ
رضا صاحب مرحوم
وفیملی

محمد عربی کی ہو آل میں برکت
ہو اس کے حسن میں برکت جمال میں برکت
ہو اس کی قدر میں برکت کمال میں برکت
ہو اس کی شان میں برکت جلال میں برکت

(کلام محمود)

پتہ:

جماعت احمدیہ بنگلور،
کرناٹک
فون نمبر:
9945433262

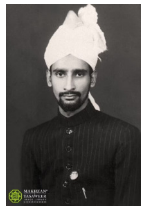

منظوم کلام محترم مولٰنا محمد صدیق صاحب امرتسری مرحوم *

خلافت ہی سے شانِ مؤمنیں ہے!

خلافت نورِ ربُّ العالمیں ہے	خلافت ظلِّ ختم المرسلیں ہے
خلافت حرزِ جانِ مومنیں ہے	خلافت دین کا اک حِصنِ حصیں ہے
خلافت پرتوِ مہرِ مبیں ہے	خلافت رونقِ گلزارِ دیں ہے
خلافت ماحئِ عدائے دیں ہے	خلافت حامئ شرعِ متیں ہے
خلافت پاسبانِ مؤمنیں ہے	خلافت ہی سے شانِ مؤمنیں ہے
خلافت باعثِ تہذیبِ انساں	خلافت کشورِ حق کی امیں ہے
خلافت زینتِ مہرِ نبوت	خلافت ایک تابندہ نگیں ہے
خلافت محرمِ انوارِ قرآں	خلافت کاشفِ اسرارِ دیں ہے
خلافت سے جو رکھتا ہے عداوت	وہ پیروکارِ شیطانِ لعیں ہے
خلافت سے سدا وابستہ رہنا	ہمارا عین فرضِ اوّلیں ہے
خلافت مخزنِ عرفان وحکمت	خلافت درسگاہِ علمِ دیں ہے
خلافت وحدتِ ملت کی ضامن	خلافت لائقِ صد آفریں ہے
خلافت ملتِ بیضا کے حق میں	حصارِ امن و ایمان و یقیں ہے
خلافت کا یہ فیضِ عام لیکن	بفیض رحمۃ للعالمیں ہے
خلافت کے بغیر اے میرے ہمدم	نہ دنیا ہے نہ عقبٰی ہے نہ دیں ہے
خلافت کے مناقب پر یہ صدیق	کلامِ خاکسار و کمتریں ہے

*تعارف محترم مولٰنا محمد صدیق صاحب امرتسری مرحوم

آپ 15/جون 1915ء کوموضع 'بھڈ یار' ضلع امرتسر میں پیدا ہوئے۔آپ کو بحیثیت نائب امام مسجد فضل لندن، مبلّغ سیرالیون، سنگاپور، فجی، لائبیریا، ملائشیا، انچارج احمدیہ اسکول فلسطین، نائب مدیر الفضل، استاد جامعہ احمدیہ ربوہ کے علاوہ مقامی جماعتوں میں بھی بطور مربی خدمات کی توفیق ملتی رہی ہے۔آپ نے ''روح پرور یادیں''، ''نغماتِ صدیق'' اور ''دل کی دنیا'' جیسی کتابیں مرتب کیں۔آپ کی شاعری سلاست وروانی کا مرقع ہے۔

كَلِمَةُ الْحِكْمَةِ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ

معلوماتِ عامہ

Pace Maker

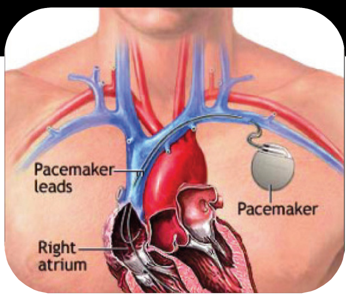

پیس میکر ایک مصنوعی آلہ (Device) ہے۔ یہ ان لوگوں میں لگایا جاتا ہے جن کے دل کی رفتار کسی بیماری کی وجہ سے کم ہوجاتی ہے۔ اس آلے کی مدد سے انسان کے دل کی رفتار کنٹرول کی جاتی ہے۔ یہ پیس میکر خاص قسم کی Lithium Cadmium بیٹری ہوتی ہے۔ یہ سینے کے اوپر پٹھوں میں پاکٹ سی بنا کر لگا دی جاتی ہے۔ یہ ماچس کی ڈبیا کے برابر ہوتی ہے۔ اس میں سے ایک تار، دل کے چیمبر تک پہنچا دیتے ہیں۔ اس بیٹری کی وجہ سے دل اپنی معین رفتار سے دھڑکتا رہتا ہے۔ پیس میکر کی عمر 12 سال ہوتی ہے۔ 10 سال گزرنے کے بعد اس پر ایک سگنل آجاتا ہے تو ہم اس کی صرف بیٹری بدل دیتے ہیں۔ جدید قسم کے پیس میکر میں دل کی رفتار کو کنٹرول کرنے کا نظام بھی آ گیا ہے کہ جتنی رفتار کی حسب موقع و حالات ضرورت ہوگی اس کے مطابق وہ دل کو حرکت میں لائے گا۔

(ماخوذ از ماہنامہ خالد ستمبر 1999ء)

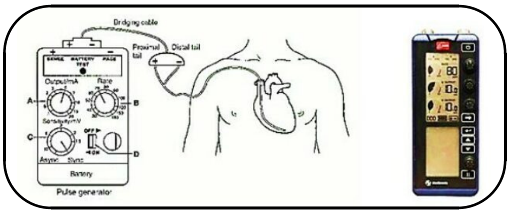

JOTI SAW MILL (P) Ltd. BHADRAK (ODISHA)

JSM

S.A. Quader (Managing Director)
c/o Abdul Qadeer Khan

محمدؐ پر ہماری جاں فدا ہے
کہ وہ کوئے صنم کا رہنما ہے
(کلام محمود)

اخبارِ مجالس

ریفریشر کورس

عہدیداران مجلس انصاراللہ ضلع راجوری

مورخہ 6/اپریل 2025ءکومکرم نائب صدر صاحب انصاراللہ شمالی ہند کی زیر صدارت منعقدہ ایک روزہ ریفریشر کورس کا منظر

جلسہ سیرۃ النبی ﷺ

منعقدہ مجلس انصاراللہ بنگلور (کرناٹک)

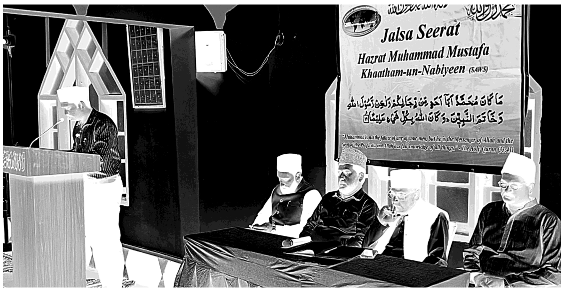

مورخہ 9/مارچ 2025ءکومسجد احمدیہ ولسن گارڈن میں منعقدہ جلسہ سیرۃ النبی ﷺ کا منظر

ہومیونیٹی فرسٹ

مجلس انصاراللہ شیموگہ، کرناٹک

ماہ رمضان المبارک میں مجلس انصاراللہ شیموگہ کی جانب سے تقسیم اناج کا منظر →

خدمت خلق

مجلس انصاراللہ بنگلور، کرناٹک

ماہ رمضان المبارک میں مجلس انصاراللہ بنگلور کی جانب سے فوڈ کٹ کی تقسیم کا منظر ←

الہام حضرت مسیح موعودؑ : کُلُّ بَرَکَۃٍ مِّنْ مُّحَمَّدٍ ﷺ

ZISHANAHMAD
AMROHI(Prop.)

ADNAN TRADING Co.
LEATHER JACKET MANUFACTURER
Amroha - 244221 (U.P.)

Mobile
7830665786
9720171269

اخبارِ مجالس

تربیتی اجلاس

یکم مارچ 2025ء کو مجلس انصاراللہ میلا پالم کی جانب سے
منعقدہ تربیتی اجلاس کا منظر

خدمت خلق

مجلس انصاراللہ سکندر آباد (تلنگانہ)

اراکین مجلس انصاراللہ سکندر آباد (تلنگانہ)
خوردنی اشیاء تقسیم کرتے ہوئے

وقار عمل

مجلس انصاراللہ محمود آباد (اُڈیشہ)

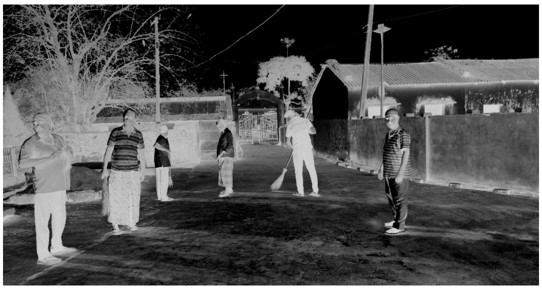

اراکین مجلس انصاراللہ محمود آباد (اڈیشہ)
وقارعمل کرتے ہوئے

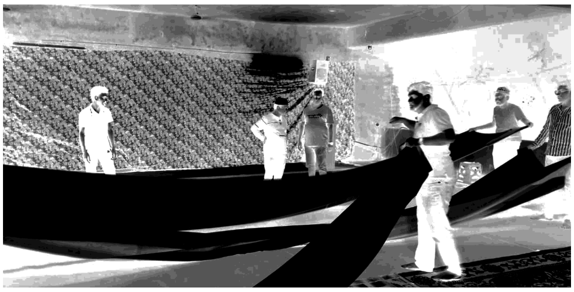

اراکین مجلس انصاراللہ سکندر آباد (اتلنگانہ)
وقارعمل کرتے ہوئے

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نُور سارا نام اُس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے

طالبِ دُعا: **DAR FRUIT COMPANY KULGAM**

Shop 73 Fad 40B Fruit Market Kulgam P.O. ASNOOR 192233
Phone No. off. 01931-212789 - 09622584733 - Res. 07298119979, 09419049823

تربیتی جلسہ اسوۂ رسول ﷺ زیر اہتمام مجلس انصاراللہ حیدرآباد (تلنگانہ)
اسٹیج پر مکرم رفیق احمد بیگ صاحب اور مکرم تنویر احمد صاحب نائب صدران انصاراللہ بھارت

اجلاس ہفتہ مال زیر اہتمام مجلس انصاراللہ حیدرآباد کا منظر

زعیم صاحب مجلس انصاراللہ بنگلور (کرناٹک)
جلسہ یوم مسیح موعودؑ کے موقعہ پر مہمان خصوصی کا استقبال کرتے ہوئے

مجلس انصاراللہ کوئمبتور (تامل ناڈو)
نماز عیدالفطر کی ادائیگی کا منظر

عیدملن پارٹی 2025ء کے موقعہ پر مہمان خصوصی کو جماعتی لیٹریچر کا تحفہ پیش کرتے ہوئے
مکرم تنویر احمد صاحب نائب صدر مجلس انصاراللہ بھارت برائے جنوبی ہند